# 41849 ـ حج کے لیے گیا لیکن حج کرنے سے قبل ہی فوت ہو گیا تو کیا اسے حاجی شمار کیا جائے گا ؟

### سوال

ایك شخص نے حج کی نیت کی اور جب وہ حج کے لیے گیا تو اسے موت نے آ لیا، اور اس کے پاس جو کچھ تھا اس نے حج کرنے کے لیے فروخت کر دیا ایسے شخص کا حکم کیا ہے ؟ کیا اسے حاجی شمار کیا جائے گا ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب کوئی شخص حج کرنے کا عزم کر لے اور پھر اسے موت آ جائے تو یا تو وہ احرام سے قبل فوت ہوا یا پھر احرام کے بعد.

اگر اسے احرام سے قبل ہی موت آ گئی تو اللہ تعالی اسے اس کی نیت کے مطابق اجروثواب سے نوازے گا، لیکن اس کی جانب سے فرضی حج کرنا واجب ہو گا.

اور اگر اسے احرام باندھنے کے بعد موت آئی ہو تو اسے حج کا اجرو ثواب حاصل ہو گا، بلکہ وہ روز قیامت تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا، تو اس بنا پر اس کی جانب سے حج نہیں کیا جائے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے حج کے لیے مال جمع کیا لیکن حج کرنے سے قبل ہی اسے موت آ گئی ایسے شخص کا حکم کیا ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" یہ شخص جس نے حج کرنے کا عزم کیا اور اپنے پاس جو کچھ تھا اسے حج کرنے کے لیے فروخت کر دیا لیکن حج کرنے سے قبل ہی اسے موت آ گئی تو ہم اللہ تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ اس کے لیے حج کا اجروثواب لکھا جائے گا، کیونکہ اس نے عمل صالح کی نیت کی تھی، اور اس کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق اسباب بھی پورے کیے.

اور جو شخص کسی عمل کی نیت کر کے حسب استطاعت اس کے اسباب بھی پورے کرتا ہے تو اس کے لیے اس کا اجروثواب لکھ دیا جاتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی اللہ تعالی کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں بہت جگہ اور وسعت پائے گا، اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے نکلے پھر ا سے موت آ جائے تو اللہ پر اس کا اجر واقع ہو گیا
النساء ( 100 ).

اور اگر اس شخص نے حج کرنے کے لیے اپنا مال فروخت کر دیا تا کہ فرضی حج ادا کر سکے تو اس کی موت کے بعد اس کی جانب سے اس رقم کے ساتھ حج کیا جائے گا جو اس نے تیار کی تھی، یا تو اس کے ولیوں میں کوئی شخص حج کرے یا پھر کوئی اور شخص، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ:

" ايك عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی تو وہ حج کرنے سے قبل ہی فوت ہو گئی تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جی ہاں"

اور یہ واقع حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین ( 21 / 232 ).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا:

ايك شخص اپنے ملك سے حج کرنے کے لیے آیا اور راستے میں ہوائی جہاز تباہ ہو گیا تو کیا یہ شخص حاجی شمار ہو گا؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

حج کے لیے جانے والا شخص اگر نکلنے سے قبل فوت ہو جائے تو وہ حاجی نہیں، لیکن اللہ تعالی اس کو اس عمل پر اجروثواب سے نوازے گا، لیکن اگر اس نے احرام باندھ لیا تو پھر وہ حاجی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں وقوف کی حالت میں اونٹنی سے گر کر ہلاك ہونے والے شخص کے متعلق فرمایا تھا:

" اسے پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو، اور اسے انہیں دو کپڑوں میں دفن کردو، اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو، کیونکہ یہ روز قیامت تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی جانب سے حج قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا، جو کہ اس کی دلیل ہے کہ وہ حاجی تھا" انتہی

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین ( 21 / 252 ).

واللہ اعلم .